رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

زنانہ اخبار

مصباح

مہینے میں دوبار

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ

دو روپے آٹھ آنے

جلد ۴	یکم فروری ۱۹۲۹ء	۲۰ شعبان ۱۳۴۷ھ	نمبر ۳

KHILAFAT LIBRARY

نظم

بی بیو اولادِ احمد کو ستانا ظلم ہے — قادیاں کو چھوڑ کر لاہور جانا ظلم ہے
جب خدا اسکو کہے احمد نبی احمد نبی — پھر تو احمد کی نبوت کا چھپانا ظلم ہے
دونو ہاتھوں سے درختِ احمدیت کاٹ کر — احمدی اپنے تیئں کہنا کہانا ظلم ہے
عیسیٰ و مہدی و ہادی اور کیا کیا مان کر — اُس کے پھر لختِ جگر کا دل دکھانا ظلم ہے
بارگاہِ حق سے گر توفیق نیکی کی ملے — اُسپہ کرنا فخر لوگوں کو جتانا ظلم ہے
قادیاں لوگوں کا مرجع حکمِ خالق سے بنا — اُس طرف لوگوں کو جانے سے ہٹانا ظلم ہے
حبّ للہ بغض للہ ہو مگر تقویٰ ہے شرط — دین کو دُنیا کی باتوں میں مِلانا ظلم ہے
غیر قوموں کی تو خدمت میں پیامِ صلح ہو — ہردم اپنوں سے مگر لڑنا لڑانا ظلم ہے
جس سے علمِ تیر سیکھیں اور نشانہ بازیاں — تیر اسکے بچوں پر کس کر چلانا ظلم ہے
جسکے فیضِ علم سے تم بن گئے سردارِ قوم — بالمقابل اُن کے ہی باتیں بنانا ظلم ہے

حضرت اقدس جیسے کہ دیں اُولوالعزم و حلیم
بات سچی اور یکّی صاف سیدھی بھی جو ہو
خاکِ یثرب میں تو ہوں خیر الرسلؐ زیرِ زمین
ہو گیا معلوم جب محمود کا رُتبہ گلاب

(از [illegible] الدین [illegible])

کل کا بچہ پھر حقارت سے بتانا ظلم ہے
دیدہ و دانستہ خاطر میں نہ لانا ظلم ہے
آسمان پر حضرت عیسےٰؑ کا جانا ظلم ہے
دوڑ کر اب اُن کے قدموں میں نہ جانا ظلم ہے

مرسلہ جمیلہ خاتون اہلیہ سید غلام حسین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ محکمہ ویٹرنری - منٹگمری

سوال شہروں کے عام مسلمان منتیں میلاد وغیرہ کے کثرت سے پابند ہیں گیارھویں کو میلاد کرتے ہیں اور پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مٹھائی وغیرہ یا کچھ پکا کر ایک حصّہ پر فاتحہ کر کے کچھ خود کھاتے ہیں اور کچھ خاص خاص آدمیوں کو تقسیم کرتے ہیں باقی حصّہ جس پر فاتحہ نہیں ہوتا وہ عام طور پر تقسیم کرتے ہیں علاوہ اسکے اور بھی کئی موقعوں پر کسی بزرگ کے نام سے مٹھائی وغیرہ پر فاتحہ کر کے خود کھاتے ہیں اور تقسیم کرتے ہیں۔ کیا اس قسم کی چیزیں ہم لوگوں کو استعمال کرنا جائز ہے کہ نہیں۔ اوّل وہ شے جس پر فاتحہ ہُوا ہو۔ دوئم وہ جس پر فاتحہ نہ ہُوا ہو۔ مگر ایک ساتھ پکائی گئی ہو۔ سوئم فاتحہ بزرگوں کے نام سے جیسا لوگ کرتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟

جواب اگر کوئی چیز یا کھانا کسی مسکین یتیم کو صدقہ کر دیا جائے۔ اور بارگاہ ربّی میں یہ دُعا کی جائے کہ الٰہی اس کا ثواب فلاں مرحوم کو پہنچے۔ تو یہ جائز ہے۔ بغیر اسکے کوئی طریق مسنون نہیں۔ عوام الناس زیادہ تر غلط فہمی میں مبتلا ہیں اس لئے بجائے اسکے کہ جاہلوں کو بھڑکایا جائے یہ سمجھانا چاہیئے کہ صحیح طریق ثواب رسانی کا یہ ہے۔ اور فاتحہ سے مطلب یہ دُعا ہے کہ الٰہی اس کا ثواب فلاں مرحوم کو پہنچے۔ اگر کوئی چیز اللہ کے بغیر کسی مخلوق کے نامزد کر دی جائے اور اس سے نفع و ضرر کا یقین ہو تو یہ شرک ہے ۔

مصباح کا چندہ

جن خریداران مصباح کی طرف سے تاحال ۱۹۲۸ء جلد دوم کا چندہ وصول نہیں ہُوا وہ مہربانی فرما کر جملہ ادا کر دیں ورنہ ان کے نام اخبار بند کر دیا جائیگا اور بقایا وصول ہو گا۔ (۲) جلد سوم شروع ہے اس لئے ۱۹۲۹ء کی پیشگی قیمت سب مصباحی بہنیں جمع کرا دیں تا ہم دلجمعی سے مصباح وقت پر پہنچاتے رہیں ورنہ ہم کچھ دن انتظار کر کے وی پی کر دینگے۔ جو وصول کرنے ہونگے ۔ (مینجر مصباح)

انا للہ وانا الیہ راجعون ہمیں یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہُوا کہ بابو روشن الدین صاحب سیالکوٹ والے فوت ہو گئے آپ مخلص و صالح بزرگ تھے از حد ہمدرد فرقہ نسواں چنانچہ سیالکوٹ کا گرلز سکول نہایت کامیابی سے چلا رہے تھے اور لڑکیوں کی تعلیم و تربیت میں بڑا حصّہ لینے والے تھے غفر اللہ لہ (ایڈیٹر)

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان - یکم فروری ۱۹۲۹ء

KHILAFAT LIBRARY

احمدیت کیا چاہتی ہے؟

بہنو! صرف احمدی کہلا کر نجات نہیں مل سکتی۔ احمدیت یہ چاہتی ہے۔ کہ جو قول ہو وہی ہمارا فعل ہو۔ جو بیعت کے وقت اقرار کیا تھا۔ اس کو یاد رکھنا چاہیئے۔ بیعت کے وقت تو زبان سے کہا تھا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ مگر جس وقت دنیا کے دھندوں میں پھنس جاتے ہیں تو سب قول بھلا دیتے ہیں۔ بہنو! ہم میں اور دیگر مذاہب میں فرق ہی کیا ہوا۔ یوں عبادتیں تو سب اپنی اپنی طرح کر ہی لیتے ہیں۔ مگر ہم نے دس شرائط بیعت کے موافق عمل نہ کیا۔ تو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کا کیا فائدہ ہوا۔ بہنو! ہم کو چاہیئے۔ کہ نمونہ بنکر دکھائیں۔ جو بیعت کے وقت اقرار کیا ہے اُسی پر ہمارا عمل ہو۔ یہ خیال دل میں نہ ہو کہ اگر ہم نے یہ کام کیا۔ تو لوگ ہم کو کیا کہیں گے۔ بلکہ یہ خیال ہونا چاہیئے۔ کہ اگر ہم نے اس امر کو ٹالا۔ تو خدا ہمیں کیا کہے گا۔

بہنو! ہمارا فعل قول کے موافق ہونا چاہیئے۔ یہ نہ ہو کہ عار کی خاطر نار قبول کرنے کو طیار ہو جاؤ۔ بہنو! سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو کر تم خوش ہو۔ اور بے شک تم بڑی باقبال ہو۔ جو تم اس مبارک سلسلہ میں داخل ہوئیں مگر پیاری بہنو! صرف احمدی کہلانا ہی ہمارے لئے کافی نہیں احمدی ہونا ہمارے لئے جب باعثِ فخر اور باعثِ مسرت ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہمارا عمل درست ہو۔ اس وقت تو اپنے فرائض سے سبکدوش ہونے کی فکر کرو ؛

بہنو! فرائض میں سب سے بڑا فرض تبلیغ ہے۔ کیونکہ خدا نے ہم پر اپنا بڑا فضل کیا ہے۔ تو ہمارا بھی یہ فرض ہے۔ کہ ہم اس فضل کو دوسروں تک پہنچا دیں۔ شکر کا مقام ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو تاریکیوں اور ظلمتوں سے نکالا۔ جس میں ساری دنیا مبتلا ہے۔ کیا یہ خدا کے فضلوں میں سے بہت بڑا فضل نہیں ہے۔ جس وقت ساری دنیا طرح طرح کی تاریکیوں میں گرفتار ہو۔ اور قسم قسم کی ظلمتوں میں پڑی ہوئی ہو۔ اس وقت ایک سورج نکلے۔ جس کی روشنی صرف تم کو ہی پہنچی ہو۔ اور دوسرے لوگ تاریکی کی وجہ سے ٹھوکریں کھا کھا کر گڑھوں میں گر رہے ہوں۔ تو اس وقت کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ اس نے ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایسی روشنی عطا فرمائی۔ کہ ہم اس تاریکی سے نکل گئے اور اب ان تاریکیوں کا ہم پر کوئی اثر نہیں۔ مگر یاد رکھو۔ حقیقی خوشی تب ہی ہوگی۔ جب ہم اپنی ان بہنوں کو جو تاریکیوں میں پھنسی ہوئی ہیں۔ نکالکر نور میں لے آئیں۔ احمدیت یہ نہیں چاہتی۔ کہ احمدی کہلا کر اپنے گھر میں چین سے بیٹھ جائیں۔ اور میٹھی نیند سوتے رہیں۔

معزز بہنو! اپنے اپنے فرض ادا کرنے کی کوشش کرو

خواب غفلت سے جلد بیدار ہونا چاہیئے۔ صبح ہو چکی ہے یہ نہ سمجھو۔ کہ ہم تو احمدی ہیں۔ ہمیں تو نجات مل گئی ہے۔ اب کوئی فکر باقی نہ رہا۔ پیاری بہنو! احمدی ہو کر زیادہ فکر کرنا چاہیئے۔ کیونکہ پہلے تو تم پر اتنے فرائض کا بوجھ نہ تھا۔ جو تم نے دیکھا۔ ویسا ہی کیا۔ نماز۔ روزہ۔ قرآن حج۔ زکوٰۃ۔ غرض جو دیکھا سو کیا۔ مگر اصلیت سے کوئی بھی واقفیت نہ تھی۔ نفع نقصان کا کچھ علم نہ تھا۔ سب کام رسمی تھے۔ کوئی بات خاص نہ تھی۔ حقیقت فرائض کا علم نہ تھا۔ اب جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تم پر ساری حقیقت سورج کی طرح کھول دی۔ تو میری بہنو! تم اپنی ذات میں تبدیلی پیدا کرو۔ ہر وہ کام جو کہ پہلے رسمی کیا جاتا تھا۔ اب حقیقی طور سے کرو۔ اور اسکی اصلیت کو سمجھو۔ نمازیں پڑھو تو وقت پر پڑھو اور سمجھ کر پڑھو۔ حضور قلب سے پڑھو۔ تاکہ تم میں روحانی سرور پیدا ہو جائے۔ اور تم اپنے پیارے مولا کا چہرہ دیکھو۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے ہیں:۔ الصلوٰۃ معراج المومنین

نماز مومنوں کے لئے معراج ہے۔ قرآن شریف جو پہلے تم طوطے کی طرح پڑھتی تھیں۔ لیکن اصلیت سے بالکل ناواقف تھیں اب جبکہ تم پر روز روشن کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آشکارا کر دیا۔ اور اب تم قرآن شریف کی اصلیت سے اور اس کے معارف سے واقف ہو گئی ہو۔ تو تم پر فرض ہے۔ کہ اس پاک کلام کو بار بار پڑھو۔ خود بھی سمجھو۔ اور دوسروں کو بھی سمجھاؤ خود بھی اس کے احکام پر عمل کرو۔ اور دوسروں کو عمل کرانے کی کوشش کرو۔ تقوےٰ اختیار کرو۔ تمہارا چلنا پھرنا سونا جاگنا سب اللہ کے ہی لئے ہو۔ اور جتنے بھی کام ہوں اللہ ہی کے لئے ہونے چاہئیں۔ تاکہ وہ تم سے راضی ہو۔ یاد رکھو۔ اللہ تمہاری عبادتوں کی پرواہ نہیں وہ تو تمہاری نیت دیکھتا ہے۔ اچھے عمل کرو گی۔ تو تمہارا اپنا ہی فائدہ ہے۔ بہنو! شریعت تو وہی ہے۔ مگر ہر کام کو سنوار سنوار کر اور پورے طور پر کرنے کا وقت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دنیا میں آنے کی ضرورت ہی اس لئے تھی۔ کہ لوگوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کو بھلا دیا تھا۔ اور گمراہی کی طرف چلے گئے تھے۔ ہر کام رسمی طور پر کیا جانے لگا تھا۔ چاروں طرف ظلمت کی گھٹا چھا گئی تھی۔ اور وقت متقاضی تھا کہ اس وقت۔ کوئی خدا کی طرف سے آئے۔ اور اسلام کی ڈوبتی کشتی کو بچائے۔ سو خدا نے اپنا فضل کیا۔ اور ایسے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا جب کہ اسلام کی کشتی بھنور میں پھنسی ہوئی تھی۔ اور وہ گرداب قریب تھی۔ کہ ڈوب جائے۔ لیکن خدا نے جو وعدہ فرمایا تھا۔ انا لہ لحافظون۔ اپنے وعدہ کو پورا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا۔ پھر اس کی مدد کی۔ اور اسلام کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بھنور سے نکال کر پار لگایا۔ پھر ہمیں وہ آنکھیں دیں جس سے نور کو دیکھ سکیں۔ ہم نے اس نور کو دیکھا۔ اور پہچانا۔ اور ایمان لائے۔ لیکن یاد رکھو۔ ایمان لانا جبھی مفید ثابت ہو سکتا ہے کہ ہم اس پر عمل کریں۔ پرانی باتوں کو

ترک کریں ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم ترقی کی فکر کریں۔ اور اپنے فرائض جو اللہ کے پیارے نے ہم پر عائد کئے ہیں۔ ادا کریں۔ اور دنیا کو دکھا دیں۔ کہ اسلام سے محبت کرنے والی اگر کوئی جماعت ہے۔ تو وہ یہی جماعت ہے۔ جس کا سردار اللہ کا پیارا نبی احمدؑ ہے۔ پیاری بہنو! اپنا چین و آرام سب اللہ کے لئے قربان کردو۔ یہ بھی یاد رکھو جب تک قربانی نہ کی جائے۔ تب تک ترقی ناممکن ہے۔ حضرت ہاجرہؑ نے کتنی بڑی قربانی کی تھی۔ یاد رکھو۔ جب تک ایسی قربانی کے لئے تیار نہ ہو گی۔ تب تک ترقی کا گمان کرنا بھی محال ہے۔ تم کو نہ مال کی پرواہ ہونی چاہیئے۔ نہ اولاد کے قربان کرنے میں عذر ہونا چاہیئے۔ پیاری بہنو! دین کو دنیا پر مقدم کرو۔ اور اپنے فرائض کو ادا کرنے کا جلد فکر کرو دل میں یہ سوچ لو۔ کہ جب تک دنیا کو فتح نہ کرلیں گے چین سے نہ بیٹھیں گے۔ جب تک کفر و ضلالت کو دنیا سے نہ مٹالیں گے۔ دم نہ لیں گے۔ جب کسی مجلس میں بیٹھو تو اپنے دل میں یہ سوچو۔ اس مجلس میں بیٹھ کر ان لوگوں کا ہم پر کیا اثر ہوا۔ اور ہمارا ان لوگوں پر کیا اثر ہوا۔ بہنو! خدمت دین کے لئے کمربستہ ہو جاؤ۔ خود ترقی کرو اور لوگوں کی ترقی کا فکر کرو ۞

آخر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی ہوں۔ اے میرے پیارے خدا! میرے دل میں جو جو ارمان خدمت دین کے لئے ہیں تو اپنے فضل و کرم سے پورے کر۔ اور میری تمام بہنوں کو توفیق عطا فرما کہ یہ بھی اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں۔ اور خدمت دین کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ والسلام

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

راقمہ:۔ خاکسار حسن زمانی بیگم۔ از دہلی کوٹھی لوہارو

مُشابہت

مابین

مسیحؑ موسوی و مسیحؑ محمدی

پیشتر اس کے کہ میں اپنا مضمون شروع کروں ضروری سمجھتی ہوں۔ کہ میں اپنے مضمون کے متعلق آپ کو بتلاؤں کہ میرا مضمون کس بات کے متعلق ہے۔ سو میرا مضمون حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ہے جن کو کہ ہم احمدی نبی اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ کی مشابہتوں پر ہے۔ جن میں ایسی مشابہتیں ہیں۔ کہ ان کے اندر کوئی انسانی دخل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اب میں حضرت مرزا صاحب کو مسیح محمدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح موسوی کہہ کر مخاطب کروں گی ۞

(۱) جس طرح مسیح موسوی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چودھویں صدی میں پیدا ہوئے۔ اسی طرح مسیح محمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو کہ مثیل موسیٰ ہیں چودھویں صدی میں پیدا ہوئے ۞

(۲) جس طرح مسیح موسوی بن باپ پیدا ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل کی قوم سے نہ تھے۔ جو کہ حضرت موسیٰ کی قوم تھی۔ مگر تاہم وہ موسوی سلسلہ کے آخری پیغمبر تھے۔ اسی طرح مسیح محمدی بھی گو قوم قریش میں سے نہیں۔ جو کہ مثیل موسیٰ کی قوم ہے۔ مگر پھر بھی سلسلہ محمدی میں آخری نبی ہیں ۞

KHILAFAT LIBRARY

(۳) جس طرح مسیح موسوی بن باپ پیدا ہونے کی وجہ سے

حضرت آدم سے مشابہ ہیں۔ اسی طرح مسیح محمدی توام پیدا ہونے کی وجہ سے حضرت آدم سے مشابہ ہیں۔ کیونکہ مسیح محمدی جوڑا پیدا ہوئے تھے۔ اور ان کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ جس کا اکثر بہنوں کو غالباً علم نہ ہوگا۔ حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے کئی صدی پیشتر اس کشف کو اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔ کہ مسیح موعود جوڑے پیدا ہوں گے۔ سبحان اللہ! یہ پیشگوئی کس طرح حرف بحرف پوری ہوئی۔ جس کے کان ہوں سنے۔ اور جسکی آنکھیں ہوں وہ دیکھے۔ اور اپنے ایمان کو تازہ کرے ؛

(۴) جس طرح مسیح موسوی بوجہ حضرت داؤد کی نسل کے ہونے کے اپنی تمام سلطنت کھو کر صرف نام کے شہزادے رہ گئے تھے۔ اسی طرح مسیح محمدی بھی اپنے آباؤ اجداد کا املاک کھو کر صرف نام کے رئیس رہ گئے تھے۔ حالانکہ حضرت کے پردادا صاحب ۸۵ گاؤں کے مالک تھے ؛

(۵) جس طرح مسیح موسوی کے حواریوں کے یہودی دشمن اور خون کے پیاسے ہو گئے تھے۔ اسی طرح مسیح محمدی کے ماننے والے احمدیوں کے یہود صفت لوگ دشمن ہو گئے ہیں۔ اور ان کو طرح طرح کی تکالیف دیتے ہیں ؛

(۶) جس طرح یہود مسیح موسوی کے زمانہ میں ایلیاہ نبی کے آسمان سے آنے کے منتظر تھے۔ اسی طرح مسیح محمدی کے زمانے میں مسلمان جو کہ یہود کے مثیل ہیں۔ حضرت عیسیٰ کے آسمان سے آنے کے منتظر ہیں ؛

(۷) جس طرح مسیح موسوی نے یہود کو آکر بتلایا تھا کہ ایلیاہ خود نہیں آئے گا۔ بلکہ یوحنا اس کی بجائے آچکا۔ جو کہ ایلیاہ کا مثیل تھا۔ اور اس کی خو اور طبیعت پر تھا۔ اسی طرح مسیح محمدی نے یہود صفت مسلمانوں کو بتایا۔ کہ حضرت مسیح خود تشریف نہ لائیں گے۔ بلکہ ان کا مثیل اور ان کی خو اور طبیعت پر آنے والا میں خود مثیل مسیح ہوں ؛

(۸) جس طرح مسیح موسوی کی بابت لکھا تھا کہ وہ بادشاہ ہوگا جس کی تاویل مسیح موسوی نے یہ کی ہے۔ کہ بادشاہت سے مراد آسمانی بادشاہت ہے۔ نہ کہ زمینی۔ اسی طرح مسیح محمدی نے بھی آسمانی بادشاہت کا دعویٰ کیا ہے ؛

(۹) جس طرح مسیح موسوی کی آمد کے وقت یہودی کئی فرقوں میں تقسیم ہو چکے تھے۔ اور ایک فرقہ دوسرے کو کافر اور جہنمی بتلاتا تھا۔ اسی طرح مسیح محمدی کی آمد کے وقت مسلمان مختلف فرقوں مثل شیعہ۔ سُنی۔ حنفی۔ وہابی وغیرہ میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ اور ایک دوسرے پر کفر کا فتوے لگاتے ہیں ؛

(۱۰) جس طرح مسیح موسوی نے بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کیا تھا۔ اسی طرح مسیح محمدی نے بھی مختلف فرقوں میں سے احمدیوں کو ایک جماعت کے رنگ میں جمع کیا ہے۔ اور ان کے پرانے بغض اور کینوں کو دور کر دیا ہے ؛

(۱۱) جس طرح مسیح موسوی ایسے وقت میں تشریف لائے جبکہ یہودی ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا تھے۔ اسی طرح مسیح محمدی ایسے وقت میں تشریف لائے۔ جبکہ مسلمانوں کا چال چلن یہود سے بالکل مشابہ ہو گیا تھا۔

(۱۲) مسیح موسوی اس وقت تشریف لائے۔ جبکہ یہودی اس ملک سے اپنی سلطنت کھو چکے تھے۔ جس میں کہ وہ مبعوث

ہوئے تھے اسی طرح مسیح محمدی بھی اُسوقت تشریف لائے جبکہ مسلمان اپنی سلطنت کھو چکے -

(۱۳) جس طرح مسیح موسوی کا حُلیہ حدیث شریف میں درج ہے، اسی طرح مسیح محمدی کا حُلیہ بھی حدیث شریف میں درج ہے -

(۱۴) مسیح موسوی کے وقت یہود کے علمار کا چال چلن بگڑ چکا تھا - اور ان میں دُنیا طلبی آگئی تھی - اسی طرح مسیح محمدی کے وقت میں مولویوں کا حال ہے ؛

(۱۵) جس طرح مسیح موسوی پر یہودیوں اور ان کے عُلمار کی مخبریوں نے گورنمنٹ کے باغی ہونے کا الزام لگایا اسی طرح مسیح محمدی کی بابت مسلمانوں اور ان کے مولویوں نے گورنمنٹ کے باغی ہونے کا الزام لگایا ؛

(۱۶) جس طرح مسیح موسوی پر یہودیوں نے مقدمات چلا کر پھانسی دلانے کی کوشش کی - اسی طرح مسیح محمدی پر مسلمانوں نے قتل کے مقدمات چلا کر پھانسی دلانے کی کوشش کی -

(۱۷) جس طرح مسیح موسوئ کے مقدمہ کے وقت حاکم پلاطوس نے کہا تھا کہ میں اُس کا کوئی قصور نہیں دیکھتا - اسی طرح مسیح محمدی کے مقدمہ کے وقت مسٹر ڈگلس ڈپٹی کمشنر نے کہا تھا کہ میں اُن کو بَری کرتا ہوں اور ان کا کوئی قصور نہیں دیکھتا +

(۱۸) جس طرح مسیح موسوئ ایسی عملداری کے وقت مبعوث ہوئے تھے جو کہ کسی مذہب میں دخل انداز نہ ہوتی تھی اور اُسوقت کی گورنمنٹ قیصر روم کی گورنمنٹ تھی اسی طرح مسیح محمدی بھی ایسی عملداری میں مبعوث ہوئے جو قیصر کی سلطنت کہلاتی ہے اور کسی کے مذہب میں دخل نہیں دیتی +

(۱۹) جس طرح قیصر روم کی سلطنت مسیح موسوئ کے مذہب کے برخلاف تھی گو بعد میں قیصر روم عیسائی ہو گیا اسی طرح موجودہ گورنمنٹ مذہبی طور سے مسیح محمدی کے مذہب اسلام یا احمدیت کی مخالف ہے مگر مسیح محمدی کا الہام ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے انشاءاللہ تعالیٰ کسی زمانہ میں ہمارے بادشاہ بھی مسلمان ہو جائینگے +

(۲۰) جس طرح مسیح موسوئ کے وقت میں ایک نیا ستارہ نکلا تھا اسی طرح مسیح محمدی کے وقت میں بھی ایک نیا ستارہ نکلا ؛

KHILAFAT LIBRARY

(۲۱) جب یہود نے مسیح موسوئ کو دُکھ دیا تو ان میں طاعون پھیلا اسی طرح جب مسیح محمدی کو مسلمانوں نے دُکھ دیا تو ان میں بھی طاعون پھیلا +

(۲۲) جب مسیح موسوئ کو صلیب پر چڑھایا گیا تو اُن کے ساتھ ایک چور بھی پھانسی دیا گیا مگر مسیح موسوی خود صلیب پر سے زندہ اُتر آئے اسی طرح مسیح محمدی پر جب مقدمہ قتل کا بنایا گیا تو اُن کے ساتھ بھی ایک چور کا مقدمہ ہوا مگر مسیح محمدی تو بَری کیئے گئے اور وہ چور قید کیا گیا +

(۲۳) جس طرح مسیح موسوئ کے وقت میں جو قیصر بادشاہ تھا اُس نے رعایا کے آرام کے لئے مختلف قسم کی تجویزیں کی تھیں مسافروں کے آرام کے واسطے سڑکیں سرائیں عدالت کے نئے طریقے اور قانون وغیرہ بنائے تھے اسی طرح مسیح محمدی کے وقت میں بھی موجودہ سلطنت نے اس سے زیادہ آرام سفر بذریعہ ریل اور موٹروں کے کر دیا ہے اور نئے نئے طریقے عدالت کے جاری کیئے ہیں +

(۲۴) جب مسیح موسوئ کو صلیب پر چڑھایا گیا تو سورج کو گرہن لگا اسی طرح جب مسیح محمدی کی تکذیب کی گئی تو سورج اور چاند دونو کو گرہن لگا، کیونکہ آپ کا مرتبہ مسیح موسوی

سے بلند ہے جیسا کہ حضورؑ نے فرمایا کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اب میں یہ چوبیس (۲۴) مشابہتیں آپ کو بتلا کر اپنے مضمون کو ختم کرتی ہوں اور سب بہنوں کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ درخواست کرتی ہوں کہ آپ سب بہنیں انصاف و ایمان کی نظر سے اِن پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوجائیگا کہ واقعی سیدنا حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام سچے ہیں کیونکہ جس طرح حضرت موسیٰؑ کے بعد چودھویں صدی میں عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے اسی طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چودھویں صدی میں حضرت مرزا صاحبؑ مبعوث ہوئے تو اس میں مرزا صاحبؑ کا کیا دخل ہو سکتا ہے اور جس طرح حضرت عیسیٰؑ پر مقدمہ ہوا اسی طرح حضرت مرزا صاحبؑ پر یا جس طرح حضرت عیسیٰؑ بن باپ پیدا ہونے کی وجہ سے حضرت آدمؑ سے مشابہ ہیں اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ توام پیدا ہونے کی وجہ سے حضرت آدمؑ سے مشابہ ہیں کیونکہ حضرت آدمؑ کے ساتھ حضرت حواؑ پیدا ہوئی تھیں۔

میری پیاری بہنو! وقت بہت تھوڑا ہے خدا جانے کس وقت موت آئے اسلئے آپکو احمدیت کی حقیقت معلوم کرنی چاہیئے تاکہ آپ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہیں۔

اب میں دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ سب کو یہ ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ:- عاجزہ نے یہ مضمون ستائیس (۲۷) دسمبر ۱۹۲۸ء بروز جمعرات سالانہ جلسہ خواتین احمدیہ قادیان میں پڑھا۔

خاکسار عاجزہ محمودہ بیگم بنت سید غلام حسین صاحب احمدی
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ محکمہ ویٹرنیری منٹگمری

دلچسپ معلومات

(۱) سات قبروں والا انسان:-

ملک چین میں ایک نئی سڑک جسکا نام چنگ شان ہے کی کھدائی کے وقت ایک عجیب وغریب سرنگ دریافت ہوئی ہے جسکی اونچائی سات فٹ۔ چوڑائی تین فٹ ہے اور سالم پتھروں کی ساختہ ہے۔ یہ سرنگ "منگ" خاندان کے بادشاہوں کے محلات اور مزاروں کے درمیان واقع ہے۔ ابھی معلوم نہیں کہ "منگ" خاندان کا پہلا بادشاہ جو ۱۳۹۹ء میں فوت ہوا تھا کہاں دفن ہوا۔ نان کنگ اس زمانہ میں چین کا دارالسلطنت تھا اور اسکی شہرپناہ کے تیرہ (۱۳) دروازے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس بادشاہ کی وفات کے وقت تیرہ تابوت تیار کیئے گئے اور ہر ایک دروازے میں سے ایک ایک گذارا گیا۔ اس لئے تیرہ مقبرے تیار کیئے گئے۔ ان میں سے مشہور دو ہیں۔ ایک "نان کنگ" کے قریب اور دوسرا شہر فنگ نیگ (جو شاہ مذکور کا وطن تھا) میں ہے۔

اس عمل کی بنا اس شک پر تھی کہ منگ خاندان کے زوال کے وقت دشمن لوگ بادشاہ کی لاش کی بےعزتی نہ کرسکیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حقیقت میں ان تیرہ مقبروں میں بھی لاش دفن نہ کی گئی تھی بلکہ پوشیدہ

طور پر کسی اور جگہ گاڑ دی گئی تھی ؛

(۲) ماسکو کے شرابی :-

شہر ماسکو پایہ تخت روس کی آبادی بیس لاکھ ہے - اور وہاں کے لوگ ہر سال چھ کروڑ بوتلیں وَوڈکا شراب کی (ایک قسم کی تیز شراب جو روس میں نوش کی جاتی ہے) اور ڈیڑھ کروڑ گیلن (ایک گیلن ساڑھے چار سیر انگلی کا ہوتا ہے) بیئر شراب پی جاتے ہیں ؛

(۳) ایک عورت کو حبس دوام کی سزا :-

شہر مشیگن واقع امریکہ میں ایک عورت کو عمر قید کی سزا دی گئی ہے - اور اس سے بڑی سزا شہر مشیگن میں آجتک کسی عورت کو نہیں دی گئی - بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے پیشتر اسی عورت کا تین دفعہ ناجائز فروخت شراب کے سلسلہ میں چالان ہو چکا ہے اور اب کی بار عدالت نے مجبور ہو کر اس ہر روز کی مشکل کو اس طرح سے آسان کر دیا ہے -

KHILAFAT LIBRARY

یہ بیان کر دینا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ یہ عورت ادھیڑ عمر کی ہے اور دس بچوں کی ماں ہے ؛

(۴) بوائے سکاؤٹ کی نئی شاخ :-

بوائے سکاؤٹ کی ایک نئی شاخ وجود میں آئی ہے جس کا نام Deep Sea Scouts ہے یعنی "سمندری سکاؤٹ" اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ ان نوجوانوں کو بھی جمعیت میں داخل ہونے کا موقع دیا جائے جو بعد ازاں بسلسلہ ملازمت سمندر میں اپنی زندگی گذارتے ہیں ؛

(۵) زمانہ سلف کی یادگاریں :-

مقام یو بوا واقع یونان کے قریب یونانیوں کے عروج کے عہد کی چند اشیاء سمندر کی تہ میں سے دریافت ہوئی ہیں قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ کسی غرق شدہ ایرانی جہاز سے برآمد ہوئی ہیں - جو لوٹ کے مال سے لدا واپس اپنے ملک کو جا رہا تھا - ماہرین کا ارادہ ہے کہ موسم ٹھیک ہونے پر باقی ماندہ اشیاء بھی نکال لیویں -

دریافت شدہ اشیاء میں قیمتی پتھر - سیسہ کی سلاخیں - دھات کے بنے ہوئے گھوڑے کا سر وغیرہ وغیرہ شامل ہیں جو زمانہ قدیم کی صنعتکاری پر روشنی ڈالتے ہیں -

یہ اشیاء ایتھنز دارالخلافہ یونان کے عجائب گھر میں رکھی گئی ہیں ؛

(۶) انتخاب کونسل کا سہل طریق :-

انگلستان میں شہر میری پورٹ کی کونسل کے لئے ایک حلقہ سے دو امیدوار کھڑے ہوئے - دونوں نے صلاح مشورہ سے یہ تجویز کی کہ خواہ مخواہ الیکشن کے اخراجات کے زیر بار کاہے کو ہو دیں - قرعہ نکالیں اور دیکھیں کامیابی کس کا ساتھ دیتی ہے - قرعہ نکالا گیا - اور آخیر کامیابی اسی امیدوار کو ہوئی جس کا پہلے ہی پلہ بھاری تھا ؛

(۷) عجیب و غریب شادی:-

گذشتہ ایام میں شہر چسٹر میں ایک رومن کیتھولک گرجا میں ایک شہزادی (جو کہ شاہان فرانس کی اولاد سے ہے) کی شادی ایک امریکن سے ہوئی ہے۔ ایک سنہری رو پہلی انگوٹھی جو ابتدا میں شہزادی مذکور کے آباؤ اجداد کے ہاتھوں کی زینت رہی ہے شادی کے وقت بطور شگون استعمال میں لائی گئی۔

نکاح خوانی کے وقت گرجا کا دروازہ بند تھا اور جانبین کے رشتہ داروں اور قریبی دوستوں کے سوا کسی کو اندر آنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ جو مغربی دنیا میں ایک غیر معمولی امر ہے۔

اس بات کی پرداخت کے لئے کہ کوئی بن بلایا مہمان داخل نہ ہونے پائے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ مثلث شکل کی دعوتی ٹکٹیں شائع کی گئیں۔ جن کے دو دو ٹکڑے بنا دیئے گئے۔ ایک ٹکڑا دربان کے لئے اور دوسرا مہمان کیلئے۔ داخل ہونے کے وقت جونہی کوئی آدمی اس "ٹکڑے" کو دربان کے حوالے کرتا تو وہ اس ٹکڑے کے ساتھ کے اپنے نصف کے ساتھ ملا کر دیکھ لیتا۔ اگر ان دو نصفوں سے مکمل ٹکٹ بنجاتا تو اندر آنے کی اجازت حاصل ہو جاتی تھی۔

کہا جاتا ہے کہ آخری وقت میں دو عورتیں آئیں۔ انہوں نے ٹکٹ دکھائے ٹکڑے نہ مل سکتے تھے۔ چنانچہ انکو باہر ہی رکھا گیا ۔

خاکسار ع - ن از بھاؤ نگر (کاٹھیاواڑ)

ہمارا ایک فرض
پبلک سروس

KHILAFAT LIBRARY

معزز پریذیڈنٹ صاحبہ! بزرگو!! اور بہنو!!!

اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ جہاں اپنی ذات کے متعلق بعض فرائض لگا دیئے ہیں۔ وہاں بہت سی ذمہ داریاں اپنی مخلوقات کے متعلق بھی عاید کر دی ہیں۔ ہم اپنے فرائض کو دو موٹے حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں حقوق اللہ۔ حقوق العباد۔ یعنی ایک وہ حقوق جو خداوند تعالیٰ اپنے متعلق ہم سے ادا کروانا چاہتا ہے۔ اور دوسرے وہ حقوق جو لوگوں کے متعلق ہمارے ذمہ لگا دیئے گئے ہیں آج کی صحبت میں میں اسی دوسرے حصہ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ ۔

ہم میں سے بعض بہنیں نماز۔ روزہ۔ تبلیغ اور اسی قسم کے اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے اعمال بجا لانے میں تو بیحد چست ہوتی ہیں۔ اور انہیں اُخروی نجات کیلئے بیحد ضروری خیال کرتی ہیں۔ مگر مخلوق خدا کی خدمت اور بھلائی کے متعلق کاموں میں اتنی دلچسپی نہیں لیتیں۔ ایسی بہنوں کی خدمت میں میں پورے زور سے گزارش کرنا چاہتی ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا حاصل کرنے کے لئے مخلوق کی خدمت بھی ویسے ہی ضروری اور لازمی ہے۔ جیسے نماز۔ روزہ وغیرہ۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آفتاب نکلنے والے ہر دن میں تمہارے ہر جوڑ پر صدقہ ہے۔ دو آدمیوں میں انصاف کرنا صدقہ ہے۔ کسی کی سواری میں مدد کرنا اسے سوار کرا دینا صدقہ ہے۔ نیک بات کہکر کسی کا دل خوش کر دینا صدقہ ہے۔ ہر قدم جو نماز کے لئے اٹھتا ہے۔ صدقہ ہے۔ تکلیف دہ چیزوں کا راستہ سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے"

بہنو! اِن باتوں کو معمولی خیال نہ کرو۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا اثر بعض اوقات زیادہ ہوتا ہے تکلیف اور مصیبت میں لوگوں کی ہمدردی اور امداد کرنا اتنا اثر کرتا ہے۔ کہ دوسرے وقت ہزاروں روپیہ خرچ کرنے سے بھی وہ اثر ناممکن ہوتا ہے۔ تکلیف اور مصیبت میں کی ہوئی ہمدردی کبھی نہیں بھولتی۔ اور انسان اسے ہمیشہ یاد رکھتا ہے۔ کیونکہ ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشاں حالی و درماندگی

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر جب پہلی مرتبہ وحی الٰہی نازل ہوئی۔ اور آپ خوف زدہ ہو گئے۔ تو حضرت خدیجہ رضؓ نے اِن الفاظ میں آپؐ کو تسلی دی۔ خدا کی قسم اللہ آپؐ کو کبھی رسوا نہیں کریگا۔ کیونکہ آپؐ رشتہ داروں سے نیک سلوک کرتے ہیں۔ بیکسوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔ مفقود شدہ اخلاق فاضلہ آپؐ میں موجود ہیں۔ آپؐ مہمان داری کرنے والے ہیں۔ اور لوگوں کے مصائب میں اُن کی مدد کرتے ہیں۔ گویا اِن اخلاق والا انسان کبھی ضائع نہیں کیا جاتا۔

عزیز بہنو! ہم بنی نوع انسان سے کئی قسم کی نیکیاں کر سکتی ہیں۔ مثلاً ہر ایک کی خیر خواہی اور ہمدردی۔ تعلیم و تربیت۔ بیماروں کا علاج اور تیمارداری۔ دوسروں کا کام کاج۔ مظلوم کی حمایت۔ لوگوں سے خوش چہرہ سے ملنا۔ محبت سے کلام کرنا۔ یتیموں بیواؤں۔ مسکینوں۔ قیدیوں اور ضعیفوں کی مدد و دستگیری کرنا۔ قریبیوں اور پڑوسیوں سے حُسن سلوک سے پیش آنا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اِن باتوں پر بار بار متوجہ کیا ہے۔ مومنوں کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ فِیْٓ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔ یعنی اِن کے مال میں سائل یعنی مانگنے والے۔ اور محروم یعنی نہ مانگنے والے۔ جانور پرندوں اور اسی قسم کی دیگر مخلوق کا بھی حق ہے۔ اسی طرح فرمایا ہے۔ کہ مومن محبت سے مسکین یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ بیوہ عورتوں اور مسکینوں کیلئے کوشش کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنیوالے کی مانند ہے۔ یا اُس شخص کی مانند ہے۔ جو رات کو عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اور نہیں تھکتا۔ یا اُس روزہ دار کی طرح ہے۔ جو افطار نہیں کرتا۔

بہنو! میرا وقت تھوڑا ہے۔ مَیں بالتفصیل بیان نہیں کر سکتی۔ صرف اسی قدر کہنا کافی ہے۔ کہ اِن سب باتوں کی ہدایت قرآن و حدیث میں بار بار بہت زور سے کی گئی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

میں سمجھتی ہوں - کہ ہماری ہر شہر لجنہ اماء اللہ اگر اپنے فرائض میں اِس قسم کی پبلک خدمت کو بھی شامل کرلیں اور منتظم طور پر ہر مظلوم - بیمار اور حاجتمند کی امداد کیا کریں - تو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کا بہت اچھا ذریعہ ہو سکتا ہے - اور تبلیغ کے لئے بھی بہت آسانی پیدا ہو سکتی ہے - عورتوں کی ضروریات کا جو علم ہمیں ہوتا ہے - وہ مردوں کو نہیں ہو سکتا - ہمیں چاہیئے - کہ جب کسی عورت یا بچّہ کی بیماری یا کسی اور تکلیف کا حال سنیں - تو خود وہاں پہنچ جائیں - ہر ممکن امداد کریں - اور زبانی تسلّی و تشفّی کے ذریعہ بھی انکا حوصلہ بڑھائیں - اور بعد میں اپنی لجنہ کو حالات سے مطلع کریں - اسکے بعد لجنہ کی طرف سے ایک انتظام کے ماتحت مناسب کارروائی ہونی چاہیئے - ہر لجنہ کو کم از کم ایک یا دو ایسی بہنیں تیار کرنی چاہیئے - جو علاج معالجہ - مرہم پٹی اور فسٹ ایڈ کے ابتدائی اصولوں سے پوری واقف ہوں - اِسی طرح پڑوسیوں کی ضروریات کا ہمیں خیال رکھنا چاہیئے - اگر کوئی غریب پڑوسی بھوکا یا ننگا ہو - تو حتی الوسع اُسکی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے - قرآن و حدیث میں پڑوسیوں کے حقوق پر بھی بہت زور دیا گیا ہے - حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ابو ذر رضؓ کو مخاطب کرکے فرمایا - اے ابو ذرؓ جب تُو شوربا پکائے تو اُس میں پانی زیادہ ڈال لیا کر - اور اس میں اپنے ہمسایہ کی خبر گیری کیا کر *

میری ناچیز رائے میں زبانی تبلیغ تبلیغ کرتے پھرنا یا ہر ایک سے وفات و حیات مسیحؑ کے متعلق جھگڑا لے بیٹھنا کچھ پسندیدہ بات نہیں ہے - دوسروں کو لاجواب کرکے کوئی صداقت قبول نہیں کرائی جا سکتی - بلکہ اگر ہم بے غرض ہمدردی - خدمت اور امداد کے ساتھ لوگوں کے دل موہ سکیں - تو بغیر لمبے چوڑے جھگڑے کے ہم انہیں اپنا ہم خیال بنا سکتے ہیں *

مَیں افسوس کے ساتھ یہ کہنے کی جرأت بھی کرتی ہوں - کہ مرکزی لجنہ اماء اللہ کے ساتھ ہماری جو امیدیں وابستہ تھیں - ابھی تک وہ کما حقہ پوری نہیں ہوئیں کبھی کبھی چندہ جمع کرلینا کچھ بڑا کام نہیں ہے - مَیں مرکزی لجنہ اماء اللہ کی کارکن بہنوں کی خدمت میں پُرزور اپیل کرتی ہوں - کہ وہ ایسے اہم معاملات کو اپنے ہاتھ میں لیں - اور ایسے وسائل اختیار کریں - جن سے بیرونی بہنیں تربیت حاصل کرکے بہتر اور مؤثر طور پر پبلک سروس کرسکیں - مرکزی لجنہ کی طرف سے تمام بیرونی لجنات کو ایسے امور کے متعلّق ہدایات بھیجنی چاہیئے - اور پہلے مرکز میں عملی نمونہ سے ایک مثال قائم کرنی چاہیئے *

اب مَیں اپنی معزز بہنوں سے درخواست کرونگی - کہ جب وہ جلسہ سے واپس جائیں - تو اپنی گلی محلہ اور پڑوسیوں سے تعلّقات بڑھانا شروع کردیں - پہلے پہل بحث مباحثہ میں نہ پڑیں - بعض بہنوں کی عادت ہوتی ہے - کہ تبلیغ کے لئے جب کسی سے ملنے جاتی ہیں - تو چھوٹتے ہی احمدّیت کی تائید میں دلائل شروع کردیتی ہیں - یہ طریقہ مجھے پسند نہیں ہے - مَیں نے دیکھا ہے - کہ اِس طرح سے میزبان تنگ پڑجاتے ہیں - اور ایسی ملاقات کو ایک

KHILAFAT LIBRARY

بوجہ خیال کرنے لگتے ہیں جب انسان سچی ہمدردی اور دلی خیرخواہی سے کسی کا دل مسخر کر لیتا ہے۔ تو پھر بڑی سے بڑی بات بھی منوانا چاہے۔ تو منوا سکتا ہے۔ اس وقت جب آپ احمدیت جیسی نعمت اُن کے آگے رکھینگی۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ قبول نہ کریں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ ہمدردی و خدمت کرتے ہوئے ہماری نیت یہ نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ ہم احمدی بنانے کے لئے ایسا کر رہی ہیں ہماری خدمات بالکل بے غرض ہونی چاہیئے۔ ہاں۔ وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ ط کے ماتحت ہماری ترقی و استحکام ضروری ہے۔ اخیر میں میں ایک اور بات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتی ہوں وہ یہ کہ ہماری ہمدردی اور خدمت صرف احمدی یا مسلمانوں تک ہی محدود نہیں رہنی چاہیئے۔ بلکہ عیسائی۔ ہندو۔ پارسی بھی اُسی طرح خدا کی مخلوق ہیں۔ جس طرح کہ ہم اور اللہ تعالیٰ دنیوی انعامات میں اُن سے بھی سلوک کرتا ہے۔ جو ہم مسلمانوں سے۔ وہی ہوا۔ وہی پانی۔ وہی روشنی اور دھوپ اِن کو بھی عطا فرماتا ہے۔ جو ہمیں دے رکھی ہے +

ہمیں اُن کے خیالات اور اعتقادوں سے اختلاف ہے۔ اُن کی شخصیت اور وجود سے کوئی دشمنی یا بیر نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی ہندو یا عیسائی بھی تکلیف میں ہو۔ اور ہماری امداد کا محتاج ہو۔ تو ہمیں اُسی فراخدلی سے اُنکی امداد کرنی چاہیئے۔ جس طرح ایک مسلمان یا احمدی کی کرتے ہیں +

بہنو! نیکی اور بھلائی کا کام کرنے میں ایک لذت اور سرور محسوس ہونا چاہیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا فرمایا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا۔ اے اللہ مجھے اُن لوگوں میں سے بنا۔ کہ اِن سے جب اچھی بات سرزد ہو۔ تو خوش ہوتے ہیں۔ اور اگر بری ہو۔ تو اُسے ناپسند کرتے ہیں۔ اور استغفار کرتے ہیں۔ بھلائی یا خدمت کرتے ہوئے یہ خیال نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ فلاں شیعہ ہے۔ یا سُنّی یا ہندو ہے۔ یا عیسائی +

دیکھیئے باوجود شدید اختلاف عقاید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لالہ ملاوامل اور شرمپت سے ہمیشہ تعلقات قائم رکھے اور اُن سے احسان و مروت[1] کا سلوک فرماتے رہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں سے قرض لے لیا کرتے تھے۔ اور اِن سے مروت و سلوک بھی فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مخلوقِ خدا کی سچی خدمت اور ہمدردی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دوسروں کے درد و تکلیف کو ہم اپنا درد سمجھیں۔ اور عملی طور پر کچھ کرسکیں

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

فقط راقمہ نظیر بیگم بنت شیخ محمد عبدالرشید صاحب
سوداگر چرم - بٹالہ

[1] یہ صحیح ہے مگر جو لوگ خدا کے کھلے کھلے نشانوں کا انکار کر کے شوخی و استہزاء حق پر ٹھٹھی کرنے لگے تو انسے تعلقات منقطع کر لئے اختلاف اور چیز ہے۔ شوخی و استہزاء اور چیز۔ دوستی و مودت اور چیز۔ احسان اور چیز۔ (ایڈیٹر)

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

خواتین جماعت احمدیہ کا ایثار
(نو ہزار روپیہ لنڈن مشن کیلئے)

گجرات کی عاجزہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تحریک چندہ پڑھکر سُنائی جس پر حسب ذیل چندہ مستورات سے جمع کیا:-

نمبر شمار	نام چندہ دہندگان	پائی - آنہ - روپے
(۱)	اہلیہ صاحبہ چوہدری احمد الدین صاحب وکیل	۱۰-۰-۰
(۲)	؍؍ ملک برکت علی صاحب	۵-۰-۰
(۳)	لطیف بیگم بنت ؍؍ ؍؍	۲-۲-۰
(۴)	بلقیس بیگم ؍؍ ؍؍ ؍؍	۲-۰-۰
(۵)	مبارکہ بیگم ؍؍ ؍؍ ؍؍	۱-۰-۰
(۶)	خورشید بیگم ؍؍ ؍؍ } اہلیہ ملک گیلانی بخش صاحب	۱۰-۰-۰
(۷)	بشارت النساء بیگم بنت ملک گیلانی بخش صاحب	۱-۰-۰
(۸)	اہلیہ صاحبہ مرزا حاکم بیگ صاحب	۲-۲-۰
(۹)	بنت مرحوم ؍؍ ؍؍	۱-۰-۰
(۱۰)	اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبد الغنی صاحب	۲-۰-۰
(۱۱)	والدہ صاحبہ عبد الغفور صاحب	۲-۰-۰
(۱۲)	اہلیہ صاحبہ منشی فضل احمد صاحب	۱-۰-۰
(۱۳)	؍؍ منشی عبد العزیز صاحب	۲-۰-۰
(۱۴)	؍؍ فضل شاہ صاحب	۲-۰-۰
(۱۵)	؍؍ مولوی محمد الدین صاحب	۱-۰-۰
(۱۶)	محمد رمضان صاحب پوسٹ مین	۳-۰-۰
(۱۷)	اہلیہ صاحبہ مولوی نور الٰہی صاحب	۰-۸-۰
(۱۸)	؍؍ مرزا اکرم بیگ صاحب	۰-۸-۰
(۱۹)	خورشید بیگم بنت ؍؍ ؍؍	۱-۱-۰
(۲۰)	اہلیہ صاحبہ مرزا قدیر بخش صاحب	۰-۸-۰
(۲۱)	؍؍ رحیم بخش صاحب	۰-۱۲-۰
(۲۲)	؍؍ چوہدری برکت علی صاحب	۲-۰-۰
(۲۳)	تاج بی بی صاحبہ	۰-۸-۰
(۲۴)	ریشم بی بی صاحبہ بنت محمد حسین صاحب	۱-۰-۰
	کل رقم	۵۴-۰-۰

عاجزہ لطیف بیگم بنت ملک برکت علی صاحب
سیکرٹری انجمن احمدیہ گجرات پنجاب

مُلتان کی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی مبارک تحریک پر ملتان میں تبلیغی مشن لنڈن کے لئے بہنوں نے حسب ذیل چندہ دیا ہے:-

جناب بیگم صاحبہ چوہدری فتح الدین صاحب انسپکٹر مدارس ۵؍ نقد
اہلیہ صاحبہ شیخ نور حسین صاحب وائس پرنسپل انگوٹھی طلائی ایک عدد
؍؍ محمد قیوم صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍
؍؍ مہر عاشق محمد صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍
؍؍ ملک عمر خطاب صاحب بالی طلائی ایک عدد و ۴؍ نقد
؍؍ مولوی عنایت اللہ صاحب مولوی فاضل ایک روپیہ نقد

بیگم صاحبہ جناب چوہدری فتح الدین صاحب انسپکٹر مدارس خاص شکریہ کی مستحق ہیں کہ باوجود غیر احمدی ہونیکے انہوں نے اس نیک تحریک میں حصّہ لیا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین والسلام

خاکسار اقبال بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ملتان

چھاؤنی نوشہرہ

لجنہ اماء اللہ جماعت چھاؤنی نوشہرہ کا خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مفصلہ ذیل چندہ برائے مبلغ لنڈن وصول ہوا۔ جو دار الامان ارسال کیا جا چکا ہے:-

(۱) اہلیہ صاحبہ مرزا غلام حیدر صاحب پریذیڈنٹ عـ۱۰/
(۲) مریم بیگم اہلیہ صاحبہ بابو محمد شفیع صاحب بٹن طلائی ایک سٹ وزنی قریباً دو تولہ
(۳)- اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد امین صاحب عـ۲ ۴/
(۴) خالہ قریشی کریم بخش صاحب عـ۲/
(۵) اہلیہ صاحبہ محمد ظفر صاحب عہ/
(۶) ہر دو اہلیہ صاحبہ خانساماں عبد الرحمٰن صاحب ۸/
(۷) اہلیہ صاحبہ بابو محمد سعید صاحب عہ/
(۸) " فضل الرحمٰن صاحب ۴/
(۹) " ڈاکٹر محمد رمضان صاحب عـہ/
(۱۰) " میاں محمد مطیع صاحب شنٹر۔ چوڑیاں نقرئی ۴ عدد
(۱۱) " ڈاکٹر محمد عالم صاحب عـ۲/

خاکسار محمد عبد اللہ جنرل سکرٹری

سالِ نو

KHILAFAT LIBRARY

سورج طلوع ہوا اور غروب ہو گیا۔ رات آئی اور گذر گئی۔ دن چڑھا اور ڈھل گیا۔ اسی طرح ہفتے گذر گئے۔ ہفتوں کے مہینے بنے اور مہینوں کے گذرنے سے سال تمام ہو گئے۔ لیکن یہ رفتارِ زمانہ ہمیں اپنی فانی زندگی کا ایک سبق دے گئی ؎

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

آج نو روزِ عیسوی ہے ہم ۱۹۲۸ء کی رات کو سوئے تھے اور سنہ ۱۹۲۹ء کی صبح کو اُٹھے ہیں۔ زمانہ کے دستور کے موافق آج نئے سال کی خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ دوست و احباب کو مبارکباد کے کارڈ بھیجے جا رہے ہیں۔ پُر تکلف دعوتوں کے سامان ہو رہے ہیں۔ خدائی حمد و ثنا کے گیت گائے جا رہے ہیں۔ نئے سال کے نئے کیلنڈر بنائے جا رہے ہیں۔ نئے ٹائم ٹیبل تجویز ہو رہے ہیں۔ نئی نئی آرزوؤں اور نئے نئے ارمانوں نے دلوں میں پیدا ہو کر طبیعتوں میں ایک ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ جہاں ہر ایک دل خوشی سے لُطف اندوز ہو رہا ہے وہاں سال گذشتہ کا غم کچھ کم حسرت افزا نہیں ہے۔ ایّامِ گذشتہ اب ایک خواب و خیال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ کیسی کیسی صورتیں تھیں جو ہمیشہ کیلئے ہم سے جُدا ہو گئیں۔ کیا کیا دل و دماغ رکھنے والے انسان ایک آنِ واحد میں شربتِ فنا پی گئے۔ اور ان کی جگہ اس باغبانِ حقیقی نے چمنستانِ دہر کو نئے نئے گل و غنچہ سے مزیّن کر دیا۔ غرضیکہ کئی آئے اور کئی چل دیئے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو ان تغیّرات سے سبق حاصل کریں۔ اور خسارہ میں رہینگی وہ ہستیاں جو ان اوقات کو نذرِ غفلت کر دینگی ؎

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی ❊ گردوں نے گھڑی عمر کی اِک اور گھٹا دی

پس ہمیں محاسبہ کرنا چاہیئے کہ ہم نے گذشتہ سال یونہی نذرِ غفلت کر دیا ہے یا اپنے فرائض باحسن وجوہ انجام

دیئے۔ حقوق اللہ و حقوق العباد اچھی طرح ادا کیئے یا ان میں کوتاہی کی گئی۔ اور خداوند کریم کے حضور گڑگڑانا چاہیئے۔ اور آئندہ لغزشوں سے معافی مانگنی چاہیئے۔ کہ اے ستار العیوب تو ہمارے ہمارے عیبوں کو ڈھانک دے۔ اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دے۔ ہماری غفلتوں کو دور کر ہمیں نیکیوں کی توفیق دے۔ اور یہ نئے وقفے جو محض تو اپنے فضل و کرم سے عنایت کر رہا ہے۔ اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں گذارنے کی توفیق دے۔ اے ارحم الراحمین مرنا برحق اور جزا و سزا لازمی ہے۔ ہم تو عاجز و گنہگار ہیں۔ تو ہی ہماری اعانت فرما۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم یہ چند روزہ زندگی باحسن وجوہ گذار جاویں۔ اور تیرے حضور سرخرو ہو پہنچیں ÷

ہاں! ہاں!! اے خالق حقیقی و مالک ابدی ہم ناشکر گذار ہونگی اگر تیرے لامحدود احسانات کے علاوہ جو خاص احسان ہم عاجزوں پر ہوا ہے۔ یعنی ہمیں زمانۂ مسیح موعودؑ میں پیدا کیا جس کو کہ امت محمدیہ کے کئی اولیاء و اصفیاء ترستے اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ اور پھر احسان یہ کہ ہمیں اس موعودؑ پر ایمان لانے کی توفیق دیکر منعم علیہ گروہ میں شامل کیا۔ اور اباء و استکبار سے بچایا۔ اے الہ العالمین اس سلک میں منسلک کرکے جو ذمہ واریاں ہم پر عائد کی گئی ہیں ہمیں توفیق عنایت فرما۔ کہ ہم ان کو بھی پوری تندہی سے بجالا دیں ÷

پس اے میری معزز احمدی بہنو! اٹھو کمر ہمت باندھو۔ اور ہوشیار ہو جاؤ۔ سال حال میں وہ کام کر دکھاؤ جن پر دیگر اقوام کی عورتیں رشک کریں۔ گذشتہ سال ہمارے فرائض میں جو خامیاں رہ گئیں ہوں انکو پورا کر دکھاؤ۔ اور پیغام حق کو دنیا کے کناروں تک پہنچانیکا عزم بالجزم کر لو۔ اور اپنا نمونہ بھی کامل بناؤ۔ تا فلاح دارین حاصل کر سکو ÷

خاکسار افضل بیگم اہلیہ بابو محمد عمر صاحب اوورسیر جوہی۔ ضلع لاڑکانہ سندھ

سو روپیہ یکمشت

انجمن احمدیہ ادرحمہ کی مستورات میں حکیم محمد فیروز الدین صاحب نے لندن مشن کی امداد کے لئے حضرت صاحب کی تحریک موثر پیرایہ میں کی۔ جس پر یکصد بیتیس (۱۳۳) روپیہ نقد جمع ہوا۔ جو داخل خزانہ کر دیا گیا۔ انہیں سے یکصد (۱۰۰) روپیہ یکمشت محترمہ چراغ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری دل احمد صاحب نے دیا ÷ (راقم محمد الدین مدرس)

دو حل طلب معمے

(۱) ایک لفظ ہے جو بہادروں کو بطور انعام کے ملتا ہے اگر اسکو الٹا دیا جاوے تو وہی لفظ بن جائیگا۔ جو بہن اس معمہ کو صحیح حل کریگی۔ اس کو بھی وہی چیز انعام دیجاویگی ÷ (مبارکہ)

(۲) سر بے تیمار تراشیدہ بریائے بو تیمار نہاد بفرستادید۔ (فہیم النساء)

KHILAFAT LIBRARY

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)